اجاد چو نزہت از بس روشن		زد گشت دلیل حق مبرہن ہر تن		اعجاز نوشت ہیر این سال جدید		منشور محمدی ہست جاوید حسن	

منشور سوں لاں ہے محتاج بخاتم		باخاتم دہر آمدہ منشور محمدؐ		توریت بلا تورپہ انجیل بتجسیل		گویان صفت دسیر سبر در محمدؐ	

نمبر ۱۴ | مطبوعہ ۱۵- جمادی الاوّل سنہ ۱۳ ہجری | جلد ۱۲

اشتہار ہفتہ اخبار عشرہ دار بضمامین تحریر دیدہ مذہب عیسوی چھپتا ہی سالانہ قیمت موہ محصول ڈاک بکساب ۵ روپیہ ریعوسی آدر مہتمم کے نام آنی چاہئے

مثنوی حمیت

مستوجب حمد و خدا ہے — جو خسرو کشور بقا ہے
عالم ہے قدیر ہے احد ہے — سلطان قلم رو ابد ہے
مالک رازق کریم خالق — عادل سامع مرید صادق
خلاق زمین و آسمان ہے — وہ غارس باغ کن فکان ہے
پیدا ہوے ایک لفظ کن سے — اٹھارہ ہزار عالم اوسکے
قندیل فلک بوجہ احسن — شمع مہ و مہر سے ہی روشن
شاہنشہ ملک بے مثالے — محبوب حریم لایزالی
دیہیم جلال فرق پر ہے — اورنگ قدم پہ جلوہ گر ہے
افعال حکیم لایزالی — ہوتی نہیں مصلحت سے خالی
خالق ہر چیز کا وہی ہے — صنعت ہر چیز میں رکھی ہے
کیا لکھوں ثنای ایزد پاک — ارشاد نبی ہی ماعرفناک
جب نعت نبی کا وقت آیا — خامہ نے ادب سے سر جھکایا
لولاک لما خلقت الافلاک — آیا ہے بشان شاہ لولاک
اس نظم کو کر چکا جب ارقام — توقیع محمدی رکھی نام

ای صلّ علی رسول امجد — سردار پیمبران محمدؐ
جو اوسکی ثنا لکھو لکھوں وہ کم ہے — خورشید عرب مہ عجم ہے
وہ افسر فرق انبیا ہے — محبوب جناب کبریا ہے
شاہنشہ کشور نبوت — آرایش مسند شریعت
سب پر فشر نبی عیاں ہے — وہ علت غائی جہاں ہے
ای خامۂ عیش لکھ بانصاف — منشور محمدی کے اوصاف
جب سے نکلا یہ رشک گلزار — نظروں سے گرے جہان کے اخبار
جو فضل و شرف اُسے بجا ہے — ہمنام جناب مصطفا ہے
نور رخ دلپذیر اسلام — ماحیٔ ملل ظہیر اسلام
شمس الاخبار آسمان پر — ہے پیش مسیح نیک اختر
کرتا ہے بقلب زار نا شاد — منشور محمدی کی فریاد
چھپتے ہیں صحیح سب کو ہیف — بے شبہ ہے افسر صحایف
عمدہ خبرین نفیس مضمون — ہر لفظ ہی رشک در مکنون
سال و مہ و روز و شب الٰہی — ہوا سکو بہت بڑی ترقی

اعلان

اخبار منشور محمدی کے اگیارہ جلدون کے متفرق پرچے مطبع بحر الاسلام مین موجود ہین لہذا اعلان کیا جاتا ہے کہ جن صاحبون کو متفرق پرچون کی ضرورت ہو تو بارسال قیمت یعنے فی پرچہ ۰ر کے حساب سے جتنے پرچے ضرور ہون منگوالین محصول ڈاک کے پرچون کو ۰ر ہے - غریب مسلمانون اور مشن اسکول کے مسلمان طالب علمون سے قیمت کی درخواست نہین فقط محصول ڈاک بھیجدینے سے ۰ر مین پرچے نام پر انکے روانہ کئے جائینگے -

بقیہ رسالت اور کرامت

برخلاف اناجیل کے کہ اون مین جھوٹے سچے واقعات مخلوط ہین اونمین تمیز کرنے کے واسطے کوئی اصول مدون اور موضوع نہین اناجیل پر کیا موقوف ہے ساری بائبل مین ہے روایات مصدقہ اور موضوعہ بالاشتمال کرکے لکھی ہین جو کتابین اس قسم کے مخبوط التحاریر اور مخلوط الروایات ہون ان اون پر تو اعتبار اور یقین کرلینا اور جو حدیثین اور مسلمانون کے مذہبی تاریخی واقعات نہایت وثاقت اور امانت اور دیانت سے لکھی گئی ہون اونکو ترک کردینا عیسایون کا ہی انصاف ہے وہ کتابین جن کی مصنف ہی ابتک خاص نہین ہوی اور وہ کتابین جنکو سند متصل تک حاصل نہین اور وہ کتابین جو صدہا قسم کے متمردانہ اور جاہلانہ حملون مین اگر اپنی اصلیت کو چھوڑکر اور صورت پر آگئی ہون اور وہ کتابین کہ جنکی راوی مخبوط الحالت اور مردود الوثاقت ہون احادیث محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور مسلمانون کے تاریخی واقعات متعلقہ مذہب سے جو اصول حدیث اور علم اسماء الرجال اور فن تنقیح الرواۃ کی کسوٹی پر کہی گئی ہون ہرگز مقابلہ نہین کرسکیگی کتاب خروج کا باب ۱۶ درس ۳۵ - اور کتاب گنتی کا باب ۳۲ درس ۴۱ اور باب ۳۴ کتاب استثنا اور کتاب یوشع باب ۴ درس ۱۰ تک اور کتاب خروج کا باب ۳۲ اور انجیل متی کا باب ۱ درس ۱۰ اور نسب نامہ حضرت مسیح مندرجہ اناجیل وغیرہم نظر انصاف اور عدالت سے دیکھو کہ کیا کچھ گل کھل رہے ہین پھر انصاف سے کہو کہ کیا ایسی کتابین آنحضرت کے احادیث اور مسلمانون کے تاریخی واقعات متعلقہ مذہب سے مقابلہ یا تنکر کہا سکتی ہین

دوسری قرآن مجید مین معجزات محمدی کو اس واسطے بالتشریح اور بالتفصیل بیان نہین کیا گیا کہ قرآن معجزات اور کرامات کو ہدایت کا جزو اعظم قسم قرار نہین دیتا (اس بات کو ہم اس مضمون کے اگلے حصہ مین کھول کر لکھینگے) جب قرآن مجید کے نزدیک کرامات اور معجزات ہدایت کا جزو اعظم نہین ہین تو پھر انکو فرداً فرداً یا کھولکر بیان کرنا کیا ضرور تھا کلی طور پر ہی بیان کردیا ہان اگر قرآن معجزات یا کرامات کو ہدایت کا جزو اعظم یا اثبات رسالت کا امر لازمی قرار دیتا تو ضرور مناسب تھا کہ آنحضرت کے معجزات بالتفصیل درج کئے جاتے جب یہہ صورت نہین ہے تو پھر تفصیل اور تشریح کی کیا حاجت تھی - محقق صاحب کا یہہ عجیب خیال کہ اسلام والون نے آنحضرت سے جسقدر معجزات منسوب کی ہین محمد صاحب اون سے واقف نہین ہین ایک ایسا خیال ہے کہ جو اونکی واقفیت اور علمیت پر کلی طور پر دال ہے جناب من جب وہ معجزات آنحضرت کے ہی دست مبارک پر ظاہر ہوی ہین

تو بیچارہ واقفیت کی کیا معنی اسلام کے محدثون اور مورخون
کا ذکر اوپر آچکا ہے وہ اس جلبت اور طینت کے آدمی نہین
کہ آنحضرت پر جھوٹ لگائین اونکی امانت اور دیانت اور سچائی
اور صداقت آفتاب نیم روز کے طرح ثابت ہوچکی ہے آنحضرت
خود صاف کہدیا ہے کہ جو شخص میرے پر جھوٹ یا تہمت لگائیگا
روز قیامت مین اسکو سخت سزا دی جاویگی اور جو شخص میری
عظمت اور حرمت کو برہانے کے لئے مبالغہ اور زیادتی
کریگا وہ ملعون ہوگا چنانچہ آن حضرت کی حدیث ہے -

قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انی لا ارید ان
ترفعونی فوق منزلتی التی انزلنیہا اللہ تعالیٰ انا محمد
بن عبد اللہ عبدہ ورسولہ - مشکوٰۃ کے باب المفاخر مین
لکھا ہے کہ رزین نے بروایت انس ذکر کیا کہ فرمایا پیغمبر خدا نے
کہ بیشک مین نہین چاہتا کہ بڑہاؤ تم مجھکو زیادہ اوس مرتبہ
سے کہ جو مجھکو خدا نے بخشا ہے مین تو وہ ہی محمد ہون بیشک
عبد اللہ اور رسول خدا کا پھر مشکوٰۃ کے باب الاعتصام
مین لکھا ہے کہ فرمایا رسول خدا نے کہ من احدث فی امرنا
ھذا ما لیس منہ فہو رد یعنے جس نے ہمارے دین مین کوئی
نئی بات شامل کی تو وہ باطل ہے باوجود ان وعیدون کے
اسلامی مورخون اور محدثون کی کیا مجال تھی کہ آنحضرت پر
کوئی جھوٹ باندہتے قرآن نے ہی آنحضرت کے مرتبہ اور عزت
و وقار کو پورے طور پر بیان اور ظاہر کر چھوڑا ہے مورخون
اور محدثون کو نئی باتین بنانے کی کیا حاجت تھی اگر قرآن
مین آنحضرت کے فضایل اور عزت و وقار کے کمی ہوتی تو
یہہ بات بن سکتی تھی اب تو یہہ الزام قایم کرنا لغو ہی
نہین ہے بلکہ پرلے درجہ کی حماقت اور جہالت ہے آپکا

یہہ فرمانا کہ اگر آنحضرت سے معجزات صادر ہوتی تو اونکو بنکا
تجربہ ہوتا تو لوگون کے آگے ایسی ناچاری نہ ظاہر کرتی اور ان
معجزات کا حوالہ دیتی - محقق صاحب کیون جھوٹ بولتے
ہو کیا خدا کو جان نہین دینے آنحضرت نے قرآن مجید مین بکثرت
مرتبہ جلیل کئی مرتبہ اپنے معجزات کا حوالہ دیا ہے اوپر سطرون
مین اون قرانی حوالجات کو مختصراً ذکر کیا گیا ہے انصاف
سے ملاحظہ فرمائیے علاوہ ان قرانی حوالون کے آنحضرت نے احادیث
مین بیسون جگہہ حوالہ دیا ہے محقق صاحب اگر آپکی خدا
کلوتے بیٹے نے معجزات دکھائی ہوتی تو شیطان اور سرکاہنون
اور ہیرودیس کے روبرو کیون نہ حوالہ دیتے وہان تو چپ سے
ہی وقت ٹال دیا اور فردوسی اور صدوقیون کے مقابلہ مین
ایسی تنگ اور ناچار ہوی کہ یونسن نبی کے گذرے ہوے معجزہ کا
حوالہ دیکر پیچھا چھوڑایا افسوس آنحضرت نے مسیح کے طرح نہ چپ
لگائی اور نہ طالبین معجزات کو بد اور حرام کار کہکر معجزات کے
دکھانے سے انکار کیا بلکہ اپنے معجزات کا حوالہ دیکر کفار عرب کو
الزام دیا صاف طور پر ارشاد فرمایا ولم یومنوا بہ اول مرۃ
اونکو تو محقق صاحب ملزم ٹھہرائین اور مسیح کو محفوظ رکھین
عدالت اور انصاف ایسی کلام ہے جناب من آپکا یہہ ارشاد کہ
اگر منکر معجزات محمدی دیکھتے تو اسطرح متقاضی نشانیون کی
نہ رہتی ایک عجیب خیال ہے - حضرت کبھی شریر معاند بھی کرامات
دیکھنے سے سیر ہوی ہین اگر سیر ہوجاوین تو اونکی معاندتہی
کیا موسیٰ نے فرعون کو کسقدر کرامتین اور معجزات دکھائی وہ پھر
بہی نئی نشانیون کا دم مرگ تک طالب ہی رہا اگر حضرت
عیسیٰ یہودیون کو معجزات دکھاتے تو سردار کاہن اور یہودی
اور ہیرودیس کیون متقاضی رہتے اونہون نے صلیب

دینے کے وقت بھی مسیح سے کرامت دکھانیکی درخواست کی اگر
مسیح اونکو کوئی مطلوبہ معجزہ دکھا دیتا تو فیصلہ ہوجاتا مگر افسوس
مسیح تو دم بخود ہی ہو رہا- فرمائیے حضرت آنحضرت کا زمانہ
گمراہی کون تھا ذرا عقل سے باتین کیجئے ای جناب من نبوت
دو قسم پر ہے ایک نبوت خاص اور دوسری نبوت عام
آنحضرت یوم ولادت سے تا دعوی و اظہار نبوت نبی خاص تھی
اوس وقت مین کسی دوسرے رسول یا نبی کے کتاب پر عمل درآمد
نہین کرتے تھے بلکہ خدا کی طرف سے ہی ملہم تھی جب دعوی نبوت
کو عام طور پر ظاہر کر دیا تو نبوت عام کی بھی وارث اور مالک
بن گئے ذلک فضل اللہ یوتیہ من یشاء آیت و اذ اخذ اللہ
میثاق النبیین لما اتیتکم من کتاب و حکمۃ کی تفسیر مین کل علماے
محمدی اتفاق کرتے ہین کہ آنحضرت سید المرسلین اور نبی الانبیا
ہین جو کرامات اور معجزات آنحضرت سے اظہار نبوت کے پہلے صادر
ہوی ہین وہ انکار نبوت یا مقدمۃ الرسالت ہین نبوت اور
رسالت کچھ تھوڑی سی بات نہین اوسکے واسطے مقدمات اور
آثار کا ہونا ضروریات مین سے ہے اگر کہو کہ آنحضرت بت پرستون
کے اولاد مین سے تھی تو یہہ بھی غلط ہے کیونکہ آنحضرت خود
ارشاد فرماتے ہین انتقلت من اصلاب الاطہار الی ارحام
الاطہار یعنے مین موحدین کے نسل اور اولاد مین سے ہون آپکا
یہہ ارشاد کہ شاعرون نے آنحضرت کے پاس خاطر کے لئے اپنے
اعتقاد کو باطل کیا آپ ہی کے فہم و فراست سے مخصوص ہے
مثلاً ایسے دو چار شاعرون کے نام تو بتلاے ہوتے مصرعہ
ہر چہ از دل خیزد بر دل ریزد ہضرت یہہ آپکا الزام
اسلام پر کب وارد ہو سکتا ہے البتہ حضرت مسیح پر بخوبی
وارد ہوتا ہے مسیح چند لچہون اور مچھولیون کو بادشاہت

کی طمع کے پھندے مین پھنسا کر اپنے ساتھ کر لیا اونھون نے
جھوٹ سچ مسیح کے فضایل بیان کر کے اپنے اعتبار کو کھویا
آنحضرت نے تو کسی کو بادشاہت کی طمع نہین دی تھی
عرب کے شاعر تو دعوی فصاحت و بلاغت قرآن مجید کے
سبب آنحضرت کے جانی دشمن تھے وہ کب آنحضرت کی تعریف
و توصیف کرتی تھی وہ تو ہمیشہ اسی دہن مین رہتے تھے کہ
آنحضرت کو کسی نہ کسی طرح مطعون بنا دین اور قرآن مجید
کی دعوت کو توڑین کتب سیر کو ملاحظہ فرمائیے پھر آپکو
عرب کے شاعرون کی عداوت اور مخالفت کا وزن اور مقدار
معلوم ہو جاویگا قرآن مجید کفار عرب کے جنکی سرغنہ اور سردار
اوس زمانہ کے عربی شاعر بھی تھے مخالفت اور عداوت
کو خوب ثابت کر چکا ہے جس سے آنحضرت کے ساتھ شاعرون
کی رفاقت اور الفت کا حال بخوبی معلوم ہوتا ہی آپ یہہ
فرمائیے کہ جن شاعرون نے آنحضرت سے موافقت کر کے اپنی اعتبار
کو کھویا وہ مشرف باسلام ہوی تھین یا نہین اگر مشرف
باسلام نہین ہوے تھے تو پھر اپنے مخالف کے تعریف کیون
کرتے تھے اور اگر مشرف باسلام ہو چکے تھے تو کیا اونکو
اسی قدر ایمان نصیب ہوا تھا کہ جھوٹی طور آنحضرت کی تعریف
کرین درحالیکہ قرآن اور خود آنحضرت جھوٹ اور مبالغہ کو
کفر قرار دے چکی ہون وہ شاعر اپنی دل مین یہہ نہ سوچتے
ہون گے کہ قرآن اور خود آنحضرت جھوٹ اور بناوٹی مبالغون
کی توبیخ کئی کرتی ہین اور آپ ہی ہم سے جھوٹے طور پر اپنی
تعریفین کرواتی ہین اگر ایسا ہوتا تو ضرور کوئی نہ کوئی شاعر
یہود اسکریوطی کسطرح پھٹ کر کفار اور مخالفین کا کارساز
اور رفیق بن جاتا مسیح تو بادشاہت کا دم دیتا تھا آنحضرت

کے پاس تو سوای طرح طرح کے مصیبتون اور اللہ کے نام کے اور کچھ بھی نہ تھا کیا ہوسکتا ہے کہ شاعر پھر جو پہلے مخالف اور سرکش تھی بھوکے پیاسے رہکر آنحضرت کے تعریفین کرین وہ کیا چیز تھی جسکی طمع کے سبب عرب کے شاعر آنحضرت کے مطیع و منقاد ہوکر تعریفین کرتے تھے کچھ بھی نہین ہٹی متعصب اور جاہل مخالفون کی بناوٹ ہے وہان لیجئے آنحضرت کے پاس سوائے کفار کے اذیتون اور طعن و تشنیع اور نام خدا کے اور کیا دھرا تھا ای عزیز غور کرنی کا مقام ہے ایسے کڑے وقت مین مخالف شاعر آنحضرت کے مطیع و محکوم ہوکر کس طرح پر تعریفین کرسکتی تھی افسوس لوگون کے طبیعتون مین ذرا انصاف و عدالت نہین خواہ مخواہ بہتان لگا رہی ہین خدا راہ راست پر لاوے -

قولہ جب لوگون نے محمد صاحب کو ساحر کہا تو یہہ حضرت کا کوئی معجزہ دیکھکر نہین کہا اور نہ محمد نے اونکے جواب مین معجزہ کی مکرر تفصیل کی دیکھو سورت احقاف آیت ۷ اور جب سنائی اونکو ہماری باتین کھلی کہتی ہین منکر سچ بات کو جب اون تک پہنچی یہہ جادو ہے صریح -

پھر سورت صافات آیت ۱۴ و ۱۵ اور جب دیکھین کچھہ نشانی ہنسی مین ٹال دیتی ہین اور کہتی ہین اور کچھہ نہین یہہ جادو ہے کھلا پہلے مقام سے صاف مصرح ہے کہ سحر سے مراد آیات قرآنی سے ہے اور دوسرے بھی اگر نشانی سے مراد معجزہ لیا جاوے تو بھی ظاہر ہے کہ اس جا محمد کے کسی معجزہ کا ذکر نہین لیکن اگلے نبیون کے نشانی کے طرف اشارہ ہے اور اون پر منکرون کے انکار سے یہہ نتیجہ نکالا ہوا ہے غرض کہ محمد صاحب کو ساحر کہنا اون کے معجزے کی دلیل نہین ہوسکتی اور جب جہت سے انکار کو پیش نظر رکھین تو یہہ بات اونکے معجزے کے لئے کوئی دلیل ثابت نہین ہوتی -

اقول چشم بد دور محقق صاحب تو بڑے درجہ کے محقق ثابت ہوتے ہین کفار عرب نے آنحضرت کو یون ہی جادوگر اور ساحر کہدیا آنحضرت سے کفار عرب نے کوئی معجزہ تو نہین دیکھا تھا بقول حضرت محقق صاحب برہوا ہی ساحر اور جادوگر کا لقب دیدیا سبحان اللہ اس فہم و ذکا کے قاعدہ اور دستور کی بات ہے کہ جب کوئی شخص رسول کے ہاتھہ پر معجزات کا صادر ہونا دیکھتا ہے تو تب ہی اوسکو جادوگر اور ساحر کا لفظ اطلاق کرنا پڑتا ہے بلا اصدار معجزات کے رسول کو کسی قوم نے ساحر اور جادوگر نہین کہا جن نبیون یا رسولون نے قومون کو کرامتین اور معجزات نہین دکھائی اونکو کبھی ساحر یا جادوگر نہین کہا گیا ہان جن نبیون اور رسولون نے کرامتین یا معجزات دکھائی ہین اونکو ضرور ساحر یا جادوگر کہا گیا ہے خیال کرنیکا موقعہ ہے کہ جب کسی نبی یا رسول سے معجزات ہی صادر نہین ہوئے تو لوگون نے اوسکو کس باعث ساحر یا جادوگر کہنا شروع کیا یہہ بات کہ آنحضرت نے معجزات کی مکرر تفصیل نہین کی ایک فضول بات ہے حضرت نے قرآن مجید مین اپنے کرامتون کو بیان نہین کیا خداوند کریم بیان کرتا ہے سو حسب ضرورت خداوند نے معجزات محمدیہ کے کلی طور پر یاد دلائی ہے جیسا کہ ولم یوتوا بہ اول مرۃ اور پھر فرمایا کیف یہدی اللہ قوما کفروا بعد ایمانہم و شہدوا ان الرسول حق وجاءہم البینات اور ہم کہتے ہین کہ آنحضرت

پہلے پچھلی گذشتہ معجزات کی تفصیل کرنا کچھ لازمی اور ضروری
امر نہین تھا کیونکہ آنحضرت اپنی رسالت کو صرف کرامتون
سے ہی ثابت نہین کرنا چاہتے تھے بلکہ اپنی تعلیم اور ذاتی
صداقت سے اور دوسرا یہہ کہ کسی امر کا مکرر بیان کرنا اعتقاد
کی پختگی اور مضبوط کرنے کے واسطے ہوتا ہے جب معاندین
ایمان لانا ہی پسند نکرتے تھے تو پھر مکرر تفصیل کی کیا ضرورت
تھی سورت احقاف کی آیت محولہ یہہ ہے - واذا تتلی
علیہم آیاتٍ بیناتٍ قال الذین کفروا للحق لما جاءہم ہذا
سحر مبین محقق صاحب نے لفظ تتلی اور لفظ آیات سے
جنکی معنی قرآن مجید مین پڑہی یا سنائی یا آیتون کی لکہی ہین
یہہ استنباط کیا ہے کہ کفار کو قرآن مجید کی آیتین سنائی
گئین اسپر اونھون نے اون کو جادو اور سحر سے نسبت دی
سبحان اللہ اس تحقیق کے قربان وصدقے ای جناب محقق صاحب
مین ادب کے ساتھہ گذارش کرتا ہون کہ اس آیت سے
تو آنحضرت کے معجزات کی نفی ثابت نہین ہوتی بلکہ قرآن مجید
کی بلاغت اور فصاحت کا معجزہ ثابت ہوتا ہے الحمد للہ
آپ ہی کی زبان سے یہہ بات نکلی کہ کفار قرآن کے آیتون کو
سحر یا جادو کہتے تھے مصرعہ این ہم غنیمت است -
خداوند کریم فرماتا ہے کہ جب لوگون کو قرآن سنایا جاتا
ہے تو اون مین سے کفار اور منکرین کہتے ہین کہ یہہ تو جادو
ہے یعنے جب کفار اور مشرکین اور منکرین قرآن کی فصاحت
اور بلاغت کو دیکہتی ہین تو کہتے ہین کہ یہہ تو صریح
جادو ہے مشرکین اور کافرون کے یہہ مستمرہ عادت ہی کہ جب
انبیا علیہم السلام سے کوئی معجزہ دیکہتے ہین تو اوسکو سحر
اور جادو سے منسوب کرتی ہین اسی طرح پر جب آنحضرت
سے کافرون اور مشرکون نے اس معجزہ کا دعوی سنا
کہ فاتوا بسورۃٍ من مثلہ اور ساتھہ ہی اس دعوی کے تاکید
واقعہ ہوی کہ قل لئن اجتمعت الانس والجن علی ان یاتو
بمثل ہذا القران لا یاتون بمثلہ ولو کان بعضہم لبعض ظہیرا
تو مقابلہ سے عاجز ہوکر یہہ بات کہنی شروع کی کہ یہہ
آیتین یعنے قرآن تو جادو سے بنایا گیا ہے خدا کیطرف
سے ہونین کفار اور مشرکین اسقدر معاند اور مخالف تھے
کہ قرآن کی فصاحت اور بلاغت کو تسلیم کرتے تھے اور اسکی
مقابلہ سے بالکل عاجز آگئے تھے مگر پھر بہی آنحضرت سے
مخالفت اور معاندت سے پیش آتے تھے جس وقت اہل
یہود عرب اور دیگر کفار عرب نے دیکہا کہ ایک شخص امی محض
ہمین لوگون مین رہا اسی ملک مین نشو ونما پای پھر اوسکی
تعلیم اور خیالات ایسے کہ عقل حیران ہوتی ہے تہذیب
اخلاق ہے تو ایسی ہے اور تدبیر منزل ہے تو ایسی ہے
لطف یہہ کہ مضامین عالیہ اور مقاصد عالیات کلمہ کس عمدہ
پیرایہ مین ادا ہوتے ہین اور کن الفاظ فصیحہ اور عبارت
نغیسہ کے ساتھہ بیان ہوتے ہین کہ باوجود ہماری اس کمال
فصاحت اور بلاغت کے ہمکو جواب سے عاجز کردیا ہے جب
منکرین اور مشرکین نے قرآن مجید کے اعلی درجہ کی
فصاحت اور بلاغت کو دلون مین تسلیم کرلیا تو سوچی
کہ اب کچھہ بات بنانی چاہیے اوسوقت یہہ کہنا شروع
کیا یہہ قرآن محمد صاحب نے سحر اور جادو سے بنایا ہے -
دستور اور قاعدہ کی بات ہی کہ جب کوئی معاند یا معاندین
کسی ایسے شخص سے جسکو وہ اپنی نزدیک عاجز سمجھتے
ہون کوئی بری بات دیکہہ لیتے یا اوسکو کسی بڑے دعوے

کا مدعی پاتین تو بوجہ معاندت کہہ دیتی ہین کہ یہہ تو
جادو گر ہے آنحضرت کا معاملہ بھی اسی قبیل سے ہی کفار
عرب اون کے ساتھ اعلیٰ درجہ کی مخالفت اور معاندت
رکھتے تھے جب اونکو اس دعوے کا مدعی پایا کہ قرآن کے
مقابل مین ایک آیت تک بنا کر لاؤ اور یہہ بھی کہہ
دیا کہ ہرگز نہ لا سکوگے تو کافر مقابلہ قرآن کو لاچار
ہوے مگر جب اونکی بڑے بڑے شاعرون اور متبحر فصیح
بلیغ عالم فاضلون نے قرآن مجید کی فصاحت اور
بلاغت کو لوہا مان لیا تو یہہ چال چلی کہ محمد نے اسکو
جادو اور سحر سے بنایا ہے اس بات سے صاف ثابت
ہوگیا کہ کفار اور مشرکین عرب قرآن کی فصاحت اور
بلاغت کے مقابلہ کو بشر کی طاقت سے زیادہ سمجھتے
تھے اگر ایسا نہ سمجھتے تو اوسکو جادو سے نسبت نہ دیتے
انسان اوسی امر کو جادو سے نسبت دیتا ہے کہ جسکے
آگے طاقت بشری کو ناچیز اور ہیچ خیال کرتا ہے ۔

فاعتبروا یا اولی الابصار افسوس محقق صاحب معجزات
کی نفی کرتے قائل ہی ہوگئے بیشک حق بات ظاہر ہوئے
بغیر روک نہین سکتی قال اللہ تعالیٰ ہو الذی ارسل
رسولہ و دین الحق لیظہرہ علی الدین کلہ ولو کرہ المشرکون
سورت صافات کی محولہ یہہ ہے واذا رأوا آیۃ
یستسخرون و قالوا ان ہذا الا سحر مبین جب دیکھتے ہین
کوئی نشانی تو ہنسی سے کہتے ہین کہ یہہ جادو ہی کہلا
محقق صاحب فرماتے ہین کہ اس فقرہ قرآنی مین
معجزہ کا ذکر نہین شاید محقق صاحب کی اس عبارت
سے یہہ مراد ہوگی کہ خاص طور پر یہہ نہین بتلایا گیا کہ
فلان معجزہ تم نے دیکھا اور پھر منکر ہوتے ہو اگر یہی
مراد ہے تو ادب سے گذارش ہے کہ اس جگہ پر تخصیص کی کیا
ضرورت تھی جب کلی طور پر کہدیا تو پھر باقی کیا رہا بعض
عیسائی کہا کرتے ہین کہ لفظ آیت کی معنی فقرہ کے ہین
اسواسطے قرآن مجید مین جہان کہین یہہ لفظ مستعمل ہوا
ہے اوس سے صرف فقرہ قرآنی مراد لینا چاہیئے نہ کہ نشانی
یا معجزہ محقق صاحب کے طبیعت کا اسطرف کچھ میلان پایا
جاتا ہے اسواسطے باادب گذارش ہے کہ الفاظ باعتبار
معانی دو قسم پر منقسم ہین ایک خاص اور ایک عام
خاص معانی کے الفاظ تو وہ ہین کہ جو ایک ہی مخصوص معنی
پر محمول ہون اور عام معانی کے وہ الفاظ ہین کہ جنکے
کئی ایک معنی ہون جیسی عربی زبان مین لفظ امر کی معنی حرف
حکم کے ہین اور لفظ ید کے معنی مختلف ہین ید کا ہتھ کو
بھی کہتی ہین اور طاقت و قوت زور قبضہ تصرف دلیل
وغیرہم کو بھی کہتی ہین اہل زبان کا ایک مقرر قاعدہ
اور اصول ہے کہ جس عبارت مین کوئی لفظ محتمل معانی مختلف
مستعمل ہو قرینہ عبارت اور قرینہ نشانی عبارت اور قرینہ
قریبہ اور بعیدہ کے اعتبار اور لحاظ سے اوسکی معنی کرتی
ہین مثلاً جس عبارت مین ید اللہ واقع ہو وہان یہہ معنی
نہین کرینگے کہ اللہ کا ہاتھ بلکہ یہہ کہ اللہ کی طاقت اسی
قرینہ سے کہ اللہ تو مجسم نہین اوسکے واسطے ہاتھ ثابت
دینا بے معنی ہے البتہ اللہ کی طاقت صحیح اور درست ہے
صرف اسی ایک لفظ پر منحصر نہین ہر ایک زبان مین
ہزارون لفظ اس قسم کے پائی جاتی ہین کما لا یخفی علی
مہر الالسنۃ جیسا کہ فارسی مین کسی اوستاد کا

شعر ہے شعر ہ اندیشہ خواب کس از خور ۔ نہ ماند
بر حالت خود نہ خور ۔ اس شعر مین لفظ خور دونون مصرعون
مین واقعہ ہوا ہے پہلے مصرعہ مین خور سے خورشید مراد ہے
اور دوسرے مین آفتاب - دوسرے مصرعہ کے شان عبارت اور
قرینہ عبارت صاف کہہ رہا ہے کہ یہان خور سے آفتاب مراد ہے
فتدبر - جبکہ الفاظ باعتبار معانی دو قسم پر ہین خاص اور
عام تو اب ہمکو انصاف سے دیکھنا چاہئے کہ لفظ آیت عام ہے
یا خاص اگر خاص ہوا تو لفظ آیت آیت قرانی یعنے فقرہ
قرانی کی معنی مراد لی جاوینگے اور اگر عام ہوا تو قرینہ عبارت
اور قرینہ شان عبارت اور قرینہ قریبہ اور قرینہ بعیدہ کے
موافق معنی لگائی جاوینگے - مختلف لغتون مثل قاموس اور
حاوی الالفاظ اور صراح اور صحاح اور سراج لغات
اور غیاث اور کریم اللغات سے ثابت ہوتا ہے کہ لفظ
آیت بھی ایک ایسا لفظ ہے کہ جسکی مختلف معنے ہین -
یعنے ایک عام لفظ ہے اہل لغت نے لفظ آیت کے معنی
نشانی اور معجزہ اور کرامت اور فقرہ لکھی ہین اس مطلب کی
توضیح کے واسطے اس امر سے بھی جزوا واقفیت اور آگاہی
حاصل کرنی چاہئے کہ قرینہ کیا شی ہے - واضح ہو کہ لغت مین
تو لفظ قرینہ کی معنی وہ مناسبت ہے کہ جو دو چیزون کے
درمیان موجود اور پیوستہ ہو لاکن اصطلاح مین قرینہ اوس
نسبت کا نام ہے کہ جس سے کسی امر پر بوجہ مناسبت رائی قایم
کی جاسکے اور وہ چار قسم پر ہے اول قرینہ شی دوم قرینہ
شان شی سوم قرینہ قریبہ چہارم قرینہ بعیدہ قرینہ
شی وہ قرینہ ہے کہ جو کسی شی کے ذاتی نسبت سے کسی
دوسری شی کی بابت رائے قایم کرنے کے واسطے موید

اور قرینہ شان شی وہ قرینہ ہے کہ جو کسی شی کے متعلقات
ظاہری اور معنوی اور ذاتی نسبت سے کسی دوسری شی
کی بابت رای قایم کرنے کے واسطے موثر اور موید ہو شی
اور شان شی دو جداشیئن ہین شی جدا ہے اور اوسکی شان
جدا ہے شی سے صرف ذات مراد ہے اور شان شی سے
ذات کے متعلقات اور عوارضات مراد ہین)
قرینہ قریبہ سے وہ قرینہ مراد ہے کہ جو باعتبار قرابت لفظی
یا معنوی کسی دوسرے شی پر موثر ہو اور قرینہ بعیدہ سے وہ قرینہ
مراد ہے کہ جو باعتبار بعد لفظی یا معنوی کسی دوسرے شی
پر موثر ہو جب یہہ بات ثابت ہو چکی کہ لفظ آیت مشترک معنوی
ہے معنی اوسکی نشانی اور فقرہ کے ہین اور یہہ بات بھی طے
ہوئی کہ جس عبارت مین الفاظ مستعمل معانی مختلفہ مستعمل
ہون اوسکی قراین کے اعتبار اور لحاظ سے کرنی چاہئے تو
اب ہم عیسائی صاحبون کے خدمت مین با ادب عرض پرداز
ہین کہ قرآن مجید مین جہان لفظ آیت یا آیات واقعہ ہوا
ہے اوس سے بلحاظ و باعتبار قراین اربعہ معنی یعنی لازم
ہین مثلاً اس آیت واذا رایت الذین یستھزؤن وقالوا
ان ھذا الا سحر مبین مین لفظ آیات مستعمل ہین اس سے
قرآنی فقرہ مراد لینا سراسر حماقت ہے کیونکہ طرز عبارت
شہادت دیتا ہے کہ اس فقرہ مین آیت سے مراد نشانی
ہے فقرہ واذا رایت کو نشانی اور معجزہ کے معنون سے خصوص
کرتا ہے اگر اس فقرہ مین آیت سے مراد فقرہ ہوتا تو یون
کہا جاتا واذا سمعوا یعنے جب سنتے ہین کسی آیت کو مقتضا
عقل بھی یہی ہے اور محاورہ قرآنی بھی اسی پر شاہد ہے مثلاً
ان سمعتم قرآنا ویستمعون القران ویسمع آیات اللہ - باقی آیندہ

مطبع بحر الاسلام بنگلور مین محمد شریف کے اہتمام سے چھپا